© rasailojaraid.com

تبصرۂ کتب

Islam Between East And West

(اسلام: مشرق اور مغرب کے درمیان)

[بوسنیا کے مسلم رہنما اور (اب) "بوسنیا ہرزے گووینا - کروٹ - سرب فیڈریشن" کے سربراہ جناب عالیا علی عزت بیگووچ کی کتاب Islam between East and West کی نمائش پر مئی ۱۹۹۵ء میں فرانس میں پابندی لگا دی گئی تھی۔ یہ کتاب گزشتہ عشرہ ڈیڑھ سے شائع ہو رہی ہے۔ امریکن ٹرسٹ پبلی کیشنز - انڈیانا نے اس کا ایک ایڈیشن ۱۹۸۴ء میں شائع کیا تھا۔ کتاب کا ایک اردو ترجمہ بھی دستیاب ہے۔ شعبۂ اسلامیات، اسلامیہ یونیورسٹی - بہاول پور کے استاد ڈاکٹر غزل کاشمیری نے کتاب کا تنقیدی جائزہ لیا ہے۔ جس کا اختصار پیش کیا جاتا ہے۔ مدیر]

جناب عالیا علی عزت بیگووچ نے اپنی اس کتاب میں عہدِ حاضر کے سیاسی و اقتصادی نظاموں اور بعض مذاہب پر بے لاگ تنقید کی ہے۔ اُنھوں نے واضح کیا ہے کہ دینِ اسلام اِن کے تمام نقائص سے پاک ہے اور مروجہ مذاہب و نظریات کے جو بھی محاسن ہیں، دین اسلام اِن کا جامع ہے۔ اُنھوں نے کتاب میں اپنے بعض مسلم معاصر حکمرانوں کے برعکس اپنی ذات کو نمایاں کرنے کی کوئی کوشش نہیں کی، شخصیت کی جگہ انھوں نے نظریے اور عقیدے کی تفسیر پر توجہ مرکوز رکھی ہے۔

جناب عالیا علی عزت بیگووچ دُنیائے علم کے متعدد شعبوں پر ماہرانہ عبور رکھتے ہیں۔ وہ سائنس دان ہیں، فلسفی ہیں اور ماہر سیاسیات بھی۔ سلاف نسل سے تعلق رکھنے والے یہ بزرگ سیاست دان اپنی زندگی کے بڑے حصّے (ولادت ۱۹۲۵ء) دینی سرگرمیوں میں مصروف رہے ہیں اور اِس راہ میں اُنہیں قید و بند سے بھی گزرنا پڑا ہے۔ ۱۹۴۹ء میں اُنہیں پانچ سال قید بامشقت کی سزا اِس لیے دی گئی تھی کہ وہ "ینگ مسلم آرگنائزیشن" کے فعّال کارکن تھے۔ مارچ ۱۹۸۳ء میں اُنہیں بارہ دوسرے ساتھیوں سمیت یوگوسلاویہ کی سابق کمیونسٹ حکومت نے گرفتار کیا اور ایک خفیہ عدالت نے اُنہیں ۱۴ سال قید کی سزا سنائی۔ اُن کے جرائم میں "اسلامی اعلامیہ" نامی کتاب کی تصنیف بھی شامل تھی۔ اس کتاب میں اُنھوں نے کارل مارکس اور اینگلز کے "کمیونسٹ مینی فیسٹو" کا جواب لکھنے کی کوشش کی ہے، اور کمیونزم کے مقابلے میں سرمایہ داری کو مثالی اقتصادی نظام کے طور پر پیش کیا ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جناب بیگوورچ کی چودہ سالہ سزا بعد ازاں ۱۹۸۴ء میں بیرونی دباؤ کے تحت آدھی کر دی گئی۔ سربیا اور مانٹی نیگرو کے سرب مسیحیوں کے مظالم کے خلاف جناب بیگوورچ نے اپنے ہم وطن مسلمانوں کی رہنمائی کی، اُنھیں مصائب و مشکلات میں حوصلہ دلایا اور ہر حال میں اپنا تشخص برقرار رکھنے پر زور دیا ہے۔ آج بوسنیا ہرزے گووینا کے مسلمانوں کی جو حیثیت ہے، اِسے منوانے میں اُن کا کردار اہم اور بنیادی رہا ہے۔

جناب بیگوورچ کی کتاب "اسلام: مشرق اور مغرب کے درمیان" کا تعارف ڈاکٹر ایس - بالچ نے لکھا ہے۔ کتاب گیارہ ابواب اور ایک مختصر ضمیمے پر مشتمل ہے۔ کتاب میں فلسفہ، سائنس، آرٹ، ثقافت، قانون، اخلاقیات اور تاریخ کے مسائل کا معروضی تجزیہ و تحلیل ہے، البتہ کہیں کہیں تحریر اُلجھی ہوئی محسوس ہوتی ہے۔ کتاب پڑھنے کے بعد یہ تاثر پختہ ہوتا ہے کہ دُنیا میں نظریاتی جنگ ختم ہو چکی ہے، اور اگر اب جنگ ہو گی تو وہ ہتھیاروں کی نہیں، ثقافتوں کی جنگ ہو گی۔ سرمایہ داری کے بالمقابل کمیونزم کا وجود نہیں رہا۔ کمیونزم کے مٹ جانے سے جو خلا پیدا ہوا ہے، اسے مذہب پُر کرے گا۔ مذہب اور سرمایہ داری ایک ہو جائیں گے یا مذہب غالب آ جائے گا۔ واضح رہے کہ جناب بیگوورچ نے "اسلام" کی جگہ مذہب کا لفظ زیادہ استعمال کیا ہے۔ آخری باب میں اُنھوں نے واضح لفظوں میں لکھا ہے کہ انسانیت بالآخر خدا کے آگے سرنگوں ہو جائے گی۔

مذاہب کے مطالعے میں جناب بیگوورچ عیسائیت کی تعریف کرتے ہیں اور یہودیت پر سخت تنقید کرتے ہیں۔ عیسائیت کے بارے میں اُن کی رائے ہے کہ اس مذہب نے انسان کا روحانی علاج کیا ہے، جب کہ کمیونزم نے صرف بدن کا علاج کرنے کی کوشش کی ہے، اور اسلام انسانیت کے جسم و روح دونوں کا علاج ہے۔ اسلام ہی افتادگانِ خاک اور ذلتوں کے مارے ہوؤں کا نجات دہندہ ہے۔ قرآن اُن کے نزدیک واحد کتاب ہے جو انسان اور فطرت پر بار بار غور و فکر کی دعوت دیتی ہے۔ اُن کے نزدیک انسان خود معجزہ ہے، اُن کے نزدیک ہر معجزے کی ایک سائنسی بنیاد ہے، یہ الگ بات ہے کہ فوری طور پر سائنسی بنیاد سمجھ نہ آ سکے۔ معجزات کی تاویل کے ساتھ جناب مؤلف نے اسلام کے ارکانِ خمسہ کی جس طرح تشریح کی ہے، اِس کے ہر پہلو سے اتفاق ممکن نہیں۔ مثال کے طور پر سورہ الرحمٰن کی آیات ۱۹-۲۰ "مرج البحرین یلتقیان بینھما برزخ لا یبغیان" میں، اُن کے نزدیک، دو سمندروں / دریاؤں سے مراد مادیت اور مذہب ہیں جو ایک دوسرے سے آگے نہیں جا سکتے، یہ یک جان و دو قالب کی حیثیت رکھتے ہیں۔

اِسی طرح "تعارف نگار" جناب بالچ کے بیانات پر تاریخی اعتبار سے گرفت کی جا سکتی ہے۔

© rasailojaraid.com